بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۷/۳۸ | ہفتہ ۲۷ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ ، ۲۵ ظہور ۱۳۶۳ ہش ، ۲۵ اگست ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۹۵

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۲۴ ظہور/اگست حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

پسلیوں کی درد میں افاقہ ہے متلی اور ضعف کی شکایت ہے

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خواتین مبارکہ میں سے نہایت بزرگ اور مقدس خاتون:

حضرت سیدہ نور زینب بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

نماز جنازہ آج ۲۵ اگست کو بعد نماز عصر احاطہ مقبرہ بہشتی میں ادا کی جائے گی

ربوہ ۲۵ اگست۔ نہایت درجہ افسوس اور حزن و ملال کے ساتھ احباب جماعت کو یہ اندوہناک خبر دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خواتین مبارکہ میں سے نہایت بزرگ اور مقدس خاتون حضرت سیدہ نور زینب بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کل بتاریخ ۲۴ اگست ۱۹۸۴ء (مطابق ۲۶ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ و ۲۴ ظہور ۱۳۶۳ ہجری شمسی) بروز جمعۃ المبارک قبل از نماز مغرب بعمر ۹۱ سال لاہور میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝

حضرت سیدہ نور اللہ مرقدہا کا جنازہ لاہور سے گزشتہ رات ہی ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ آج ۲۵ اگست بروز ہفتہ بعد نماز عصر احاطہ مقبرہ بہشتی ربوہ میں ادا کی جائے گی۔

حضرت سیدہ مرحومہ چند ماہ سے زیادہ بیمار تھیں۔ آپ کو انتڑیوں کے کینسر کے سلسلہ میں زینب میموریل ہسپتال لاہور میں داخل کیا گیا تھا جہاں ۶/۷ جون کو آپ کا آپریشن مکرم ڈاکٹر وسیم صاحب نے کیا۔ مگر اس کے باوجود آپ کی طبیعت نہ سنبھل سکی اور زینب میموریل ہسپتال ہی میں آپ نے وفات پائی۔

حضرت سیدہ مرحومہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانی سلسلہ کی بہو اور جماعت کے نہایت ممتاز اور نامور بزرگ حضرت نواب محمد علی خان صاحب نور اللہ مرقدہ آف مالیر کوٹلہ کی پہلی بیگم محترمہ صاحبزادی النساء صاحبہ کے بطن سے سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپ کی ولادت ۱۹ مئی ۱۸۹۳ء کو ہوئی۔ خدائی بشارات کے ماتحت جن خواتین مبارکہ کا خاندان سیدنا حضرت اقدس میں داخل ہونا مقدر تھا ان میں حضرت سیدہ مرحومہ کو بھی بہت ممتاز مقام حاصل تھا۔ سیدنا حضرت اقدس نے اپنی بشریٰ اولاد کے ایک درخشندہ گوہر تیسرے فرزند حضرت مرزا شریف احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کے لئے خود آپ کا رشتہ تجویز فرمایا اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب نور اللہ مرقدہ کی منظوری کے بعد سیدنا حضرت اقدس کے ارشاد کی تعمیل میں حضرت مولانا نور الدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول) نور اللہ مرقدہ نے ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء (مطابق ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ) بعد نماز عصر نئے مہمان خانہ کے صحن میں نکاح پڑھا اور ایک لطیف اور پر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ نکاح کی اس مبارک تقریب میں خود سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بنفس نفیس موجود تھے۔ شادی کی تقریب سعید ۹ مئی ۱۹۰۹ء کو عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت سیدہ نور اللہ مرقدہا کو تین جلیل القدر صاحبزادوں اور تین صاحبزادیوں سے نوازا۔ آپ کے صاحبزادگان میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان، محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لا اور محترم صاحبزادہ کرنل (ریٹائرڈ) مرزا داؤد احمد صاحب شامل ہیں۔ سب سے بڑی صاحبزادی محترمہ امۃ الودود صاحبہ جو ۵ اکتوبر ۱۹۱۸ء کو پیدا ہوئی تھیں۔ ۲۰ جولائی ۱۹۴۰ء کو وفات پا گئی تھیں۔ باقی دو صاحبزادیوں کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ (۱) محترمہ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ بیگم محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب۔ (۲) محترمہ صاحبزادی امۃ الوحید صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایم اے ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت سیدہ نور اللہ مرقدہا کے بابرکت وجود کو اپنے فضل سے رحمت خاص اور مغفرت کاملہ سے نوازے اور جنۃ الفردوس میں آپ کے درجات کو ہر لمحہ ہر آن بڑھاتا چلا جائے۔ (آمین!)

خلق اللہ کیلئے نفع رساں وجود بن جاؤ

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"عبادت کی فروع میں یہ بھی ہے کہ تم اس شخص سے بھی جو تم سے دشمنی رکھتا ہو ایسی ہی محبت کرو جس طرح اپنے آپ سے اور اپنے بیٹوں سے کرتے ہو۔ اور یہ کہ تم دوسروں کی لغزشوں سے درگذر کرنے والے اور ان کی خطاؤں سے چشم پوشی کرنے والے بنو اور نیک دل اور پاک نفس ہو کر پرہیزگاروں والی صاف اور پاکیزہ زندگی گذارو اور تم بری عادتوں سے پاک ہو کر باوفا اور باصفا زندگی بسر کرو۔ اور یہ کہ خلق اللہ کے لئے بلا تکلف و تصنع بعض نباتات کی مانند نفع رساں وجود بن جاؤ۔ اور یہ کہ تم اپنے کبر سے اپنے کسی چھوٹے بھائی کو دکھ نہ دو اور نہ کسی بات سے اس کے دل کو زخمی کرو۔ بلکہ تم پر واجب ہے کہ اپنے ناراض بھائی کو خاکساری سے جواب دو اور اسے مخاطب کرتے میں اس کی تحقیر نہ کرو اور مرنے سے پہلے مر جاؤ اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کر لو اور جو کوئی ملنے کے لئے تمہارے پاس آئے اس کی عزت کرو خواہ وہ پرانے بوسیدہ کپڑوں میں ہو نہ کہ نئے جوڑوں اور عمدہ لباس میں اور تم ہر شخص کو السلام علیکم کہو خواہ تم اسے پہچانتے ہو یا نہ پہچانتے ہو۔ اور لوگوں کی غمخواری کے لئے ہر دم تیار کھڑے رہو۔"

(ترجمہ از عربی عبارت اعجاز المسیح۔ ۱۶۵)

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۷ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ

۲۵ ظہور ۱۳۶۳ ہش

خدا کے پیاروں پر آنیوالے ابتلاؤں میں پوشیدہ حکمتیں

اللہ تعالیٰ کی ہمہ قدرت و ہمہ طاقت ہے وہ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ (البروج آیت ۱۷) ہے۔ یعنی وہ جو چاہتا کرتا ہے۔ جو وہ کرنا چاہتا ہے کوئی اُسے اس کے کرنے سے باز نہیں رکھ سکتا اور نہ کوئی اس کے کام میں مزاحم ہو سکتا ہے لیکن وہ اس امر سے پاک ہے کہ اس کا کوئی کام اٹل ٹپ اور بے مقصد ہو۔ اس کا کوئی کام بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ ہر کام جو وہ کرتا ہے اس میں اس کی کوئی نہ کوئی حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ بندے کسی کام میں اس کی پوشیدہ حکمت کو نہ سمجھ سکیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے ارادہ اور اپنی کامل قدرت کے اظہار کے لئے اپنے متعلق فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ فرمایا وہاں قرآن مجید میں اپنے عَلِيمٌ اور حَكِيمٌ ہونے کا بھی بار بار اور بڑی کثرت سے ذکر کیا ہے۔ قریباً دو درجن سورتوں میں اس امر کا بار بار ذکر آتا ہے کہ اللہ بہت جاننے والا اور بہت حکمت والا ہے۔ کہیں فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (التوبہ آیت ۲۸) کہیں ارشاد ہوتا ہے وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (التوبہ آیت ۱۵) کہیں ملائکہ کی زبان سے کہلواتا ہے۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (البقرہ آیت ۲۳) الغرض یہ باور کرانے کے لئے کہ اس کا کوئی کام بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار اور بڑی تکرار کے ساتھ اپنے علیم اور حکیم ہونے کا ذکر کیا ہے۔

اُس کے ایسے ہی کاموں میں سے جن کی حکمت کو سمجھنے سے عوام الناس عاری رہتے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ وہ بعض نافرمانوں اور بغاوت کی راہ اختیار کرنے والوں کو ہی سزا دہی کے طور پر مصائب میں مبتلا نہیں کرتا بلکہ بسا اوقات دیکھنے میں آتا ہے کہ وہ اپنے پیاروں کو بھی جو اس کے انتہائی فرمانبردار اطاعت گزار اور کمال درجہ وفا شعار ہوتے ہیں مبتلائے محن کرتا ہے۔ انہیں اپنے مخالفوں کے ہاتھوں بہت کچھ تکالیف اٹھانی پڑتی اور دکھ سہنے پڑتے ہیں۔ ایسی ایسی اذیتیں اور ایسے ایسے انسانیت سوز مظالم انہیں برداشت کرنے پڑتے ہیں کہ بہت سے لوگ اپنی کم فہمی کی وجہ سے یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) ان کا خدا ان سے ناراض ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ اپنے پیاروں کو مبتلائے محن کرنے میں اس کی بہت بڑی حکمت پوشیدہ ہے۔

اپنے پیاروں اور کمال درجہ وفا شعاروں پر وہ بعض اوقات ابتلاء پر ابتلاء گرفت کی غرض سے نہیں لاتا بلکہ انہیں مبتلائے محن اس لئے کرتا ہے تاکہ ان کے اعلیٰ اوصاف از قسم صبر و استقامت، صدقِ قدم، مردانگی اور وفا شعاری دنیا پر آشکار ہوں اور وہ دوسروں کے لئے نمونہ بنیں۔ چنانچہ وہ ابتلا وارد ہونے پر دنیا داروں کی طرح جزع فزع نہیں کرتے بلکہ صبر و ثبات، عزم و استقلال اور اطمینان و سکینت کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہیں کہ دنیا والے ان کے اس نمونہ کو دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں۔ ابتلاؤں کے دوران خدا تعالیٰ کے یہ پیارے اور برگزیدہ بندے اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہتے ہیں اور اس یقین پر قائم رہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ تنگی کے اس زمانہ کے بعد فراخی کا زمانہ ضرور لائے گا اور اپنے انعامات اور عنایاتِ خاصہ سے ضرور نوازے گا۔

اس کی ایک نہایت درخشندہ مثال اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام پر آنے والے ابتلاء کے دوران ان کے کمال درجہ صبر و ثبات کی شکل میں بیان کی ہے۔ ان کا پیارا بیٹا یوسف ان سے جدا کر دیا گیا اور اس کے متعلق غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے کہا گیا کہ اسے بھیڑیئے نے پھاڑ کھایا ہے لیکن آپ کمال درجہ صبر و استقلال کے ساتھ اس کی واپسی کے لئے دعائیں کرتے اور اپنی متضرعانہ دعاؤں کی قبولیت کا انتظار کرتے رہے۔ جب اس پر ۴۰ سال کا طویل زمانہ گزر گیا تو ابتلاء پر مزید ابتلاء یہ آیا کہ جب ان کے بیٹے غلہ لینے مصر گئے اور یوسف (علیہ السلام) کے چھوٹے بھائی کو چوری کے الزام میں وہاں روک لیا گیا اور ان کے دوسرے بیٹوں نے واپس آکر انہیں یہ اندوہناک خبر سنائی تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے دوسرے بیٹے کی جدائی پر بھی کوئی جزع فزع نہیں کی بلکہ کہا تو یہی کہا کہ اس نئے ابتلاء میں بھی اللہ تعالیٰ کی کوئی حکمت پوشیدہ ہے۔ میں صبر کرتا چلا جاؤں گا یہاں تک کہ خدا تعالیٰ میری دعاؤں کو قبول کر کے میری مراد مجھے عطا کر دے گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے بیٹوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۖ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ (یوسف آیت ۸۴)

اُس نے (یعنی یعقوب نے) کہا کہ یہ بات درست نہیں (معلوم ہوتی) بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے نفسوں نے یہ بات خوبصورت کر کے تمہیں دکھائی ہے۔ پس اب میرے لئے یہی رہ گیا ہے کہ میں (اس پر بھی) صبر ہی کروں (ایسا صبر جیسا کہ صبر کرنے کا حق ہے) بعید نہیں کہ اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے۔ یقیناً وہی ہے جو خوب جاننے والا ہے اور حکمت والا ہے۔ (یعنی اس نئے ابتلاء میں بھی اس کی کوئی حکمت پوشیدہ ہے)

چالیس سال کے طویل زمانہ پر پھیلے ہوئے ابتلاء در ابتلاء میں حکمت یہی تھی کہ انقطاع الی اللہ۔ توکل علی اللہ۔ صبر و استقامت، دعاؤں میں مداومت اور خدائی وعدوں کے پورا ہونے پر کامل یقین کے اوصاف جن سے حضرت یعقوب علیہ السلام بدرجہ اتم متصف تھے دنیا والوں پر آشکار ہوں اور ان کے لئے مشعلِ راہ کا کام دیں۔ کمال درجہ استقامت اور دیگر اوصاف عالیہ کا نمونہ پیش کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف یہ کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اپنے بیٹوں کی ملاقات سے شادکام کیا۔ بلکہ ان کی اولاد اور نسل کو بادشاہت اور نبوت کے اعلیٰ ترین انعاموں سے نوازا اور ان کی نسلوں کو اپنے زمانہ کی تمام دیگر اقوام پر فضیلت بخشی اور وہ قرن ہا قرن تک دنیا میں معزز و مفتخر رہیں۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کے پیاروں اور برگزیدہ بندوں پر آنے والے ابتلاؤں میں عظیم الشان حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں جنہیں خدائے علیم و حکیم کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ان ابتلاؤں میں پوشیدہ حکمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"سو خدا تعالیٰ ... ان (یعنی انبیاء) کی نورانی جسم کو دو حصوں پر منقسم کر دیتا ہے ایک حصہ تنگیوں اور مصیبتوں میں گزرتا ہے اور ہر طرح سے دکھ دیئے جاتے اور ستائے جاتے ہیں تا وہ اعلیٰ اخلاق ان کے ظاہر ہو جائیں کہ جو بجز سخت تر مصیبتوں کے ہرگز ظاہر اور ثابت نہیں ہو سکتے۔ اگر ان پر وہ سخت تر مصیبتیں نازل نہ ہوں تو یہ کیونکر ثابت ہو کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ مصیبتوں کے پڑنے سے اپنے مولا سے بے وفائی نہیں کرتے بلکہ اور بھی قدم آگے بڑھاتے ہیں اور خداوند کریم کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے سب کو چھوڑ کر انہیں پر نظر عنایت کی اور انہیں کو اس لائق سمجھا کہ اس کے لئے اور اس کی راہ میں ستائے جائیں۔ سو خدا تعالیٰ ان پر مصیبتیں نازل کرتا ہے تا ان کا صبر ان کا صدق قدم، ان کی مردمی، ان کی استقامت، ان کی وفاداری، ان کی فتوت شعاری لوگوں پر ظاہر کر کے الاستقامۃ فوق الکرامات کا مصداق ان کو ٹھہراوے۔ کیونکہ کامل صبر بجز کامل مصیبتوں کے ظاہر نہیں ہو سکتا اور اعلیٰ درجہ کی استقامت اور ثابت قدمی بجز اعلیٰ درجہ کے تزلزل کے معلوم نہیں ہو سکتی۔ اور یہ مصائب حقیقت میں انبیاء اور اولیاء کے لئے روحانی نعمتیں ہیں جن سے دنیا میں ان کے اخلاقِ فاضلہ جن میں وہ بے مثل و مانند ہیں ظاہر ہوتے ہیں اور آخرت میں ان کے درجات کی ترقی ہوتی ہے۔ اگر خدا ان پر یہ مصیبتیں نازل نہ کرتا تو یہ نعمتیں بھی ان کو حاصل نہ ہوتیں اور نہ عوام پر ان کے شمائل حسنہ کا حق کھلتے۔"

(براہین احمدیہ حصہ سوم ص ۲۵۱ حاشیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیت اولاد!

حضرت مسیح موعود کی سیرۃ کی روشنی میں

(محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر۔ امیر جماعت احمدیہ ضلع فیصل آباد)

تربیت اولاد سے محض یہ مراد نہیں کہ اولاد کو دنیوی جاہ و منصب کے حصول کے لئے تیار کیا جائے۔ بلکہ قرآن و حدیث کی روشنی میں دینی اخلاق و آداب کا شروع سے ہی سکھانا مراد ہے اور اس میں دینی تعلیم سے کما حقہٗ آگاہ کرنا۔ آداب معیشت آداب محفل۔ نماز روزہ کی پابندی۔ آداب گفتگو آداب معاشرہ۔ قانون کی تعظیم و تکریم۔ دیانت داری۔ فرائض منصبی کی ادائیگی۔ محنت کشی۔ لوگوں کو نفع پہنچانا اور ان سے حسن معاملہ کرنا۔ یہ باتیں تربیت اولاد میں داخل ہیں۔ اور خود بخود یہ باتیں پیدا نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ پوری محنت اور کوشش چاہتی ہیں۔ اور ان امور کی ذمہ داری والدین، رشتہ داروں، دوستوں اور استادوں پر عائد ہوتی ہے۔

اس مضمون کی اہمیت واضح ہے۔ موجودہ زمانے میں مغربی فلسفہ اور الحاد زوروں پر ہے جس کا اثر نوجوانوں پر پڑ رہا ہے اور وہ قرآن و حدیث کی تعلیم سے بیگانہ اور دینی معاشرے کی ضروریات سے بے خبر ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔

اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اور فن و ہنر میں ممتاز اشخاص بھی دین کے معمولی مسائل سے بے خبر پائے جاتے ہیں اور تربیت نہ ہونے کی وجہ سے اور دینی تعلیمات سے ناواقفی کی وجہ سے وہ مغرب زدہ ہو چکے ہیں۔ جو تعلیم سکولوں اور کالجوں میں دی جاتی ہے اس میں اکثر اس بات کو مدنظر نہیں رکھا جاتا کہ دینی تعلیم کیا ہے اور ہمارے نوجوانوں سے ملک و ملت کو کیا توقعات ہیں ان امور کے پیش نظر ضروری ہے کہ تربیت اولاد کے فلسفے کو دینی نقطۂ نظر سے سمجھا جائے اور اپنی اولادوں کو اس کے مطابق ڈھالا جائے ان امور سے غفلت اور لاپرواہی کے بعض خطرناک اور ناگوار نتائج ہمارے سامنے ہیں:۔

ا۔ بعض اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ دینی تعلیم سے بے خبر ہوتے ہیں یا دین کو ایک قصۂ ماضی سے زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ یہ بر خود غلط لوگ اس بات کو ضروری نہیں سمجھتے۔ کہ جہاں انہوں نے ایک عمر مغربی فلسفہ اور مغربی تعلیم حاصل کرنے میں صرف کی ہے۔ کبھی قرآن و حدیث کی طرف توجہ کریں۔ جہاں تک دینی تعلیمات کا تعلق ہے یہ تختی صاف اور یہ کاغذ کورا ہوتا ہے۔ اور ہر غلط نقش کے قبول کرنے کے لئے مستعد۔

ب۔ ایسے واقعات بھی ہمارے سامنے ہیں۔ کہ اعلیٰ تعلیم کے باوجود ناگفتنی امور میں ملوث ہو جانا اور پھر خودکشی تک اختیار کرنا ان لوگوں کے نزدیک جائز ہوتا ہے۔

ج۔ بعض اعلیٰ تعلیم یافتہ والدین اور اساتذہ کے حقوق سے محض بے گانہ ہوتے ہیں۔

د۔ بعض گھرانوں میں اولاد وبال جان بن جاتی ہے اور باپ بیٹے کو عاق کرنے کا اشتہار دیتا ہے

ہ۔ بعض اعلیٰ تعلیم یافتہ اشخاص میں دیانت داری اور فرض منصبی کی ادائیگی کا فقدان ہوتا ہے۔

و۔ مروجہ تعلیم میں اس بات کو کم مدنظر رکھا جاتا ہے کہ دین حق کے اصولوں پر مبنی معاشرے کے اندر انفرادی ترقی مقصود بالذات نہیں بلکہ ہر فرد پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ملک و ملت اور معاشرے کیلئے ایک ایثار پیشہ اور مفید وجود ثابت ہو۔ یعنی قرآنی تعلیم اجتماعی زندگی اور اجتماعی ترقی پر زور دیتی ہے اور قرآن کی تمام تعلیمات اس منزل مقصود کی طرف رہبری کرتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے تربیت اولاد کے متعلق واضح اور روشن ہدایات ہمیں عطا فرمائی ہیں اور حضور کا اپنا نمونہ اور عمل اس بارے میں ہمارے لئے مشعل ہدایت اور شعلۂ راہ ہے اور حضور کے کلمات اور ملفوظات کا کچھ حصہ زیر نظر مضمون میں بیان کیا جا رہا ہے۔

ہمارے دین کی تعلیم کے مطابق بچے کے پیدا ہوتے ہی اس کی تربیت کا آغاز ہو جاتا ہے اور نوزائیدہ بچے کے کان میں توحید و رسالت کی آواز پہنچائی جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات برس کے بچے کو نماز پڑھنے کی تاکید اور دس برس کے بچے کے لئے اسکی فرضیت کی تعلیم دی ہے۔

اولاد کے قرۃ عین ہونے کے لئے دعا اللہ تعالےٰ نے ہمیں سکھائی ہے اور اولاد کا قرۃ عین ہونا اس کے پابند نماز ہونے کو چاہتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو قرۃ عین فرمایا ہے۔ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ۔

لیکن کہاں ہے یہ معاشرہ اور کہاں نہیں ہے یہ معاشرہ۔ یہ بات غور و فکر کے قابل ہے اولاد اگر پابند نماز ہو تو گھر اور اس دنیا میں ایک جنت کا نمونہ بن جاتا ہے حضرت مسیح موعود نے طفولیت کے زمانے سے ہی تربیت اولاد کی تاکید فرمائی ہے۔ فرمایا:۔

"دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے جب ڈاڑھی نکل آئی۔ تب ضَرَبَ یَضْرِبُ یاد کرنے بیٹھے تو کیا خاک ہوگا۔ طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے۔ انسانی عمر کے کسی دوسرے حصے میں ایسا حافظہ کبھی نہیں ہوتا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ طفولیت کی بعض باتیں تو اب تک یاد ہیں۔ لیکن پندرہ برس پہلے کی اکثر باتیں یاد نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں اور قویٰ کے نشوونما کی عمر ہونے کے باعث ایسے دلنشیں ہو جاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہو سکتے۔"

(تقریر جلسہ لاہور ۱۸۹۷ء)

نیز فرمایا:۔

"تعلیمی طریق میں اس امر کا لحاظ اور خاص توجہ چاہیئے کہ دینی تعلیم ابتدا سے ہی ہو۔ اور میری ابتدا سے یہی خواہش رہی ہے اور اب بھی ہے اللہ تعالےٰ اس کو پورا کرے۔ دیکھو تمہاری ہمسایہ قوموں یعنی آریوں نے کس قدر حیثیت تعلیم کے لئے بنائی تھی۔ کئی لاکھ سے زیادہ روپیہ جمع کر لیا۔ کالج کی عالیشان عمارت اور سامان بھی پیدا کیا۔ اگر ..... پورے طور پر اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ نہ کریں گے۔ تو میری بات سن رکھیں کہ ایک وقت ان کے ہاتھ سے بچے بھی جاتے رہیں گے۔"

حضور بچپن میں ہی اپنی اولاد کو بڑوں کا ادب لحاظ سکھاتے تھے ایک مرتبہ بچپن کے زمانہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنے ساتھ والے لڑکے سے کہا "دیکھو وہ نظام دین کا مکان ہے" اس پر حضور نے نصیحت فرمائی اور ٹوک دیا۔ فرمایا:۔

"میاں آخر وہ تمہارا چچا ہے اس طرح نام نہیں لیا کرتے۔"

ایک مرتبہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سے بچپن میں قرآن شریف کی کوئی بے حرمتی ہو گئی۔ اس پر حضرت مسیح موعود کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا۔ اور آپ نے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے شانہ پہ طمانچہ مارا۔ گویا حضور نے بچپن سے ہی اخلاق کی نگہداشت لازمی قرار دی ہے۔

بعض والدین نہایت سخت گیر ہوتے ہیں اور بچے کو مارنا پیٹنا ان کا معمول ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس بعض والدین بچوں کے ساتھ اتنا لاڈ پیار کرتے ہیں کہ بچے بگڑ جاتے ہیں۔ صحیح راستہ ان دونوں باتوں کے درمیان ہے۔ امر اوّل کے متعلق حضور کا ایک واقعہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ ایک مرتبہ ایک دوست نے اپنے بچے کو مارا۔ حضور نے اُسے بلایا اور ایک بڑی دردانگیز تقریر فرمائی فرمایا میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا عقل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اُسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچے کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغضوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں۔ کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے۔ کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوزدل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔ میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اوّل:۔ اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے۔ جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق دے۔

دوم:۔ پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین (اولاد) عطا ہو اور اللہ تعالےٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم:۔ پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم:۔ پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نام بنام۔

پنجم:۔ اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلے سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔

حضور بچوں پر سخت گیر نہ تھے اور کبھی کبھی اپنے بچوں کو پیار سے چھیڑا بھی کرتے تھے اور وہ اس طرح کہ کبھی کسی بچے کا پہنچہ پکڑ لیا۔ اور کوئی بات نہ کی۔ خاموش ہو رہے۔ یا بچہ لیٹا ہوا ہے تو اس کا پاؤں پکڑ کر اس کے تلوے کو سہلانے لگے۔

بچوں کی غلطی پر حضور متوکلاً علی اللہ عفو اور درگذر سے کام لیتے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جبکہ اُن کی عمر چار برس کی تھی بہت سے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے اور اسی اثناء میں انہوں نے حضرت مسیح موعود کے ایک نہایت ضروری مسودے کو دیا سلائی دکھادی۔ اور مسودہ جل کر راکھ ہو گیا حضور مضمون لکھ رہے تھے اور جب سیاق عبارت کے لئے ضرورت پڑی تو مضمون کی تلاش ہوئی۔ اور سب لوگ حیران اور فکر مند تھے کہ اب کیا ہوگا اور ایک نہایت ناگوار نظارے کا پیش آنا گھر والوں کو متوقع تھا۔ لیکن جب حضور کو معلوم ہوا کہ مسودہ جل چکا ہے تو حضور نے مسکرا کر فرمایا:۔

"خوب ہوا اس میں اللہ تعالےٰ کی کوئی بڑی مصلحت ہوگی اور اب خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ اس سے بہتر مضمون ہمیں سمجھائے"

مندرجہ بالا واقعہ جس قدر سبق آموز اور تربیتِ اولاد کے اصولوں میں سے ایک اصول کو واضح کرنے والا ہے۔ وہ ظاہر و باہر ہے۔

اسی طرح یہ بھی واقعہ ہے کہ حضور تنہائی میں کوئی کتاب لکھ رہے ہیں اور اپنی عادت کے مطابق حضور نے دروازہ بند کیا ہوا ہے اور کسی بچے نے آکر دستک دی۔ "ابا بوا کھول" حضور نے اُٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ اور یکے بعد دیگرے دو دو چار چار منٹ کے بعد اسی طرح بچے کا دستک دینا اور حضور کا دروازہ کو کھول دینا اور اطمینان اور بشاشت سے یہ باتیں برداشت کرنا اور کوئی زجر و توبیخ نہ کرنا والدین کے لئے ایک اسوۂ حسنہ ہے۔ اسی طرح بچوں پر حضور کا تلطف اس بات سے بھی ظاہر ہے کہ حضور چارپائی پر بیٹھے ہیں اور بچوں نے رفتہ رفتہ حضور کو پائنتی پر بٹھا دیا ہے اور اپنے بچپنے کی بولی میں مینڈک، کوے اور چڑیا کی کہانی سنا رہے ہیں اور حضور بڑی خوشی سے یہ کہانیاں سنتے جا رہے ہیں۔ بچہ بعض اوقات ضد میں آجاتا ہے بال ہٹ ضرب المثل ہے۔ ایسے موقع پر بعض والدین بچے کو مار پیٹ کر درست کرنا چاہتے ہیں۔ اور اگر وہ رو رہا ہے تو اُسے زبردستی چپ کرانا چاہتے ہیں۔ بعض مائیں ایسے وقت بچے کو بے تحاشا مار پیٹ کرنے لگتی ہیں اور سیر ہو کر ان پر غصہ نکالتی ہیں یہ عدم تحمل اور بے صبری کا نتیجہ ہوتا ہے۔ حضور کا نمونہ ایسے موقعہ پر ہمارے سامنے ہے۔

لدھیانہ کا واقعہ ہے کہ حضرت مصلح موعود کوئی تین برس کے تھے۔ اور آدھی رات کے وقت رونے لگے۔ اور روتے چلے گئے حضور بچے کو گود میں لئے اسے بہلاتے رہے اور بچہ ہے کہ چپ ہونے میں نہیں آتا۔ بچے کی توجہ کو پھیرنے کے لئے حضور نے فرمایا:۔

"دیکھو محمود وہ کیسا تارا ہے۔"

بچہ ذرا چپ ہوا اور پھر رونے اور چلانے لگا۔ اور کہنا شروع کیا۔ کہ "ابا تارے جانا۔" اور حضور اپنے آپ سے فرما رہے تھے:۔

"یہ اچھا ہوا۔ ہم نے تو ایک راہ نکالی تھی۔ اس نے اس میں بھی اپنی ضد کی راہ نکال لی۔"

آخر بچہ تھک کر خاموش ہو گیا۔ لیکن اس تمام عرصہ میں ایک لفظ بھی سختی اور شکایت کا حضور کے منہ سے نہیں نکلا۔

حضور بچوں کو سزا دینے کے سخت مخالف تھے۔ کسی استاد کے متعلق یہ شکایت پہنچی کہ وہ بچوں کو مارتا ہے تو حضور اس پر بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ جو استاد بچوں کو مار کر تعلیم دینا چاہتا ہے یہ دراصل اس کی اپنی نالائقی ہوتی ہے اور فرماتے تھے کہ دانا اور عقلمند اُستاد جو کام حکمت سے لے لیتا ہے۔ وہ کام نالائق اور جاہل استاد مارنے سے لینا چاہتا ہے۔

ایک دفعہ ایک استاد نے ایک بچے کو کچھ سزا دی تو حضور نے سختی سے فرمایا کہ اگر پھر ایسا ہوا۔ تو ہم اس استاد کو مدرسہ سے الگ کر دیں گے حالانکہ وہ استاد بڑا مخلص تھا اور حضور کو بھی اس سے محبت تھی۔ حضور فرماتے تھے کہ استاد عموماً اپنے غصہ کے اظہار کے لئے مارتے ہیں۔ اور فرماتے جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالےٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے یہ خواہش فضول اور معصیت ہے اور باقیاتِ صالحات کی بجائے باقیاتِ سیئات کا نام ایسی اولاد کے لئے جائز ہوگا اور نیز حضور نے فرمایا کہ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ بنا لے تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو الباقیات الصالحات کا مصداق کہیں۔

لیکن اگر یہ خواہش صرف اس لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے املاک و اسباب کی وارث ہو یا وہ بڑی نامور اور مشہور ہو اس قسم کی خواہش میرے نزدیک شرک ہے۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۷۰)

فرمایا مجھے اپنی اولاد کے متعلق کبھی خواہش نہیں ہوئی۔ کہ وہ بڑے بڑے دنیادار بنیں اور اعلیٰ عہدوں پر پہنچ کر مامور ہوں۔ نیز فرمایا جو اولاد معصیت اور فسق کی زندگی بسر کرنے والی ہو۔ اس کی نسبت شیخ سعدی کا یہ قول صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کہ "پیش از پدر مردہ بہ ناخلف"

فرمایا:۔ قرآن شریف نے بیان فرمایا ہے:۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا۔ یعنی خدا تعالےٰ ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما دے اور یہ تب میسر آسکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر کرنے والے ہوں بلکہ عباد الرحمٰن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر شے پر مقدم کرنے والے ہوں۔

اور آگے کھول کر کہہ دیا وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا اور اگر نیک اور متقی ہو تو یہ ان کا امام بھی ہوگا۔ اس سے گویا متقی ہونے کی بھی دعا ہے۔"

فرمایا:۔

"بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لئے کوئی مال چھوڑنا چاہیئے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو اُن کو خیال آتا ہے مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ اولاد صالح ہو اور طالح نہ ہو۔"

فرمایا:۔

"بعض اوقات ایسے لوگ اولاد کے لئے مال جمع کرتے ہیں اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پروا نہیں کرتے۔ وہ اپنی زندگی میں اولاد کے ہاتھ سے نالاں ہوتے ہیں اور اس کی بدطوریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں۔ اور وہ مال جو انہوں نے خدا جانے کن کن حیلوں اور طریقوں سے جمع کیا تھا آخر بدکاری اور شراب خوری میں صرف ہوتا ہے اور وہ اولاد ایسے ماں باپ کے لئے شرارت اور بدمعاشی کی وارث ہوتی ہے۔"

فرمایا:۔

"اولاد کا ابتلاء بھی بہت بڑا ابتلاء ہے۔ اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پرواہ ہو سکتی ہے۔ خدا تعالےٰ خود فرماتا ہے وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ۔ یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اگر (اولاد) بدبخت ہے تو خواہ لاکھوں روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاؤ وہ بدکاریوں میں تباہ کر کے پھر قلاش ہو جائے گی اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی جو اس کے لئے لائق ہیں۔"

فرمایا:۔

"حضرت داؤد علیہ السلام کا قول ہے میں بچہ تھا جوان ہوا۔ اب بوڑھا ہو گیا۔ میں نے متقی کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ اُسے رزق کی مار ہو اور نہ اس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔" اللہ تعالےٰ تو کئی پشت تک رعایت کرتا ہے۔" پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو، اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔"

حضور نے ۱۹۰۵ء میں ہائی سکول قادیان جاری فرمایا۔ اور فرمایا:۔

"ہماری غرض مدرسے کے اجراء سے محض یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جاوے۔ مروجہ تعلیم کو اس لئے ساتھ رکھا ہے کہ یہ علوم خادمِ دین ہوں۔ ہماری غرض یہ نہیں کہ ایف اے یا بی اے پاس کر کے دنیا کی تلاش میں مارے مارے پھریں۔ ہمارے پیشِ نظر تو یہ امر ہے کہ ایسے لوگ خدمتِ دین کے لئے زندگی بسر کریں اور اس لئے مدرسے کو ضروری سمجھتا ہوں کہ شاید دینی خدمت کے لئے کام آسکے۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء)

اسی رعایت سے حضور نے مدرسے کا نام ... رکھا۔ تاکہ یہ نصب العین ہمیشہ اساتذہ اور طلباء کے سامنے رہے۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات پر فرمایا:۔

"ہم نے تو اپنی اولاد وغیرہ کا پہلے ہی سے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ یہ سب خدا تعالےٰ کا مال ہے۔ اور ہمارا اس میں کوئی تعلق نہیں اور ہم بھی خدا تعالےٰ کا مال ہیں جنہوں نے پہلے ہی سے فیصلہ کیا ہوتا ہے ان کو غم نہیں ہوا کرتا۔"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۸ء)

نیز اس موقع پر یہ بھی فرمایا کہ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ کہ جب متقی کو خدا کی معیت حاصل ہے تو پھر اُسے کس بات کا غم و اندوہ ہو سکتا ہے۔ فرمایا:۔

"اولاد کو مہمان سمجھنا چاہیئے اس کی خاطرداری کرنی چاہیئے اس کی دلجوئی کرنی چاہیئے مگر خدا تعالےٰ پر کسی کو مقدم نہیں کرنا چاہیئے۔ اولاد کیا بنا سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا ضروری ہے۔"

رشتہ داروں میں باہمی محبت اور سلوک کے متعلق ایک روایت بڑی رقت انگیز ہے ایک شخص حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ غریب آدمی تھا۔ اور اس کا بیٹا تحصیلدار

تھا۔ بیٹا بھی حضور کی خدمت میں حاضر تھا۔ باپ نے حضور سے عرض کیا۔ کہ میں تنگ حال رہتا ہوں اور میرا بیٹا میری خبر گیری نہیں کرتا۔ حضور نے اس وقت قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا

فرمایا کہ اگر باپ قابل امداد ہو۔ تو اور نہیں تو بیٹا اس کی امداد اُسے مسکین سمجھ کر ہی کردے اسی طرح اگر بیٹا قابل امداد ہو۔ تو باپ اسے یتیم سمجھ کر ہی اس کی مدد کرے۔ شوہر اگر بیوی سے نیک سلوک نہیں کرتا۔ تو بیوی اسیر کے حکم میں داخل ہے۔ اُسے اسیر سمجھ کر ہی اس کی مدد کرے۔ حضور کی اس تقریر کا اس تحصیلدار پر ایسا اثر ہوا کہ حضور کے سامنے اس نے عہد کیا۔ کہ وہ اپنی تنخواہ آئندہ اپنے باپ کے ہاتھ میں دے دیا کرے گا۔ اس میں سے باپ جس قدر چاہے اس کے خرچ کے لئے دے اور بعد میں معلوم ہوا کہ وہ شخص اپنے عہد کے مطابق عمل کرتا رہا۔ اس سے ظاہر ہے کہ "گوش زدہ اثرے دارد" اور نصیحت اکثر کارگر ہوتی ہے۔ یہ روایت کئی لحاظ سے سبق آموز اور قابل توجہ ہے۔

اپنی وفات سے دس روز پیشتر ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کو جو نصیحت حضور نے فرمائی وہ ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ فرمایا:۔

"حدیث ہے کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے میں پہلے مردوں کا ذکر کرتا ہوں۔ کہ قبل اس کے جو (دین حق۔ ناقل) کی حقیقت معلوم ہو اور اس کی خوبیاں معلوم ہوں۔ پہلے ان علوم (دنیاوی علوم) کی طرف مشغول ہو جانا سخت خطرناک ہے چھوٹے بچوں کو جب دین سے بالکل آگاہ نہ کیا جائے اور صرف مدارس کی تعلیم دی جائے تو ایسی باتیں ان کے بدن میں تیزاب کی طرح رچ جائیں گی۔ پھر سوائے اس کے اور کیا ہے کہ وہ (دین۔ ناقل) سے پھر جائیں۔ عیسائی تو بہت کم ہوں کیونکہ تثلیث و کفارہ اور ایک انسان کو خدا ماننے کا عقیدہ ہی کچھ ایسا لغو ہے کہ اُسے کوئی عقیل و فہیم قبول نہیں کر سکتا البتہ دہریہ ہو جائے گا۔ بہت خطرہ ہے۔ پس ضرور ہے کہ پہلے روز ساتھ ساتھ روحانی فلسفہ پڑھایا جائے۔ جب آجکل کی تعلیم نے مردوں پر مذہب کے لحاظ سے اچھا اثر نہیں کیا تو پھر عورتوں پر کیا توقع ہے۔ ہم تعلیم نسواں کے مخالف نہیں ہیں بلکہ ہم نے تو ایک سکول بھی کھول رکھا ہے۔ مگر یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ پہلے دین کا قلعہ محفوظ کیا جائے۔ تاکہ بیرونی تاثرات سے محفوظ رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو سواء السبیل تو بہ۔ تقویٰ و طہارت کی توفیق دے۔" (بدر ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء)

مندرجہ بالا حوالے کی روشنی میں دینی فلسفہ اور دین سے آگاہی حضرت مسیح موعود کی کتب میں بدرجۂ کمال واضح ہے اور چاہیئے کہ سکول اور کالج کی تعلیم کے ساتھ ساتھ حضور کی کتابوں کا مطالعہ جاری رکھا جائے اور والدین اس بات کی کڑی نگرانی رکھیں کہ ان کا بچہ علاوہ اپنے مقررہ تعلیمی نصاب کے روزبروز حضرت مسیح موعود کی کسی کتاب کا مطالعہ بھی کرتا رہے ان کتابوں میں علم و حکمت کے دریا بہتے ہیں اور ان کا مطالعہ کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا جلوہ گاہ ہے

خاکسار کا تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ جن طالب علموں نے اپنے سکول اور کالج کی تعلیم کے زمانے میں حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ بھی کیا وہ دنیوی لحاظ سے بھی اعلیٰ مدارج پر پہنچے اور دینی لحاظ سے بھی مغربی فلسفیوں کی زد سے اور الحاد و اشتراکیت اور دہریت کے اثرات سے محفوظ رہے اور ان کی زندگی نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ بنی ؎

اے کہ خواندی حکمتِ یونانیاں
حکمتِ ایمانیاں را ہم بخواں

(الفضل یکم صلح ۱۳۴۸ھ بحوالہ مضامین مظہر صفحہ ۲۲ تا ۳۲)

لے جلدی خبر

تیرے ملنے کے لئے ہم مل گئے ہیں خاک میں
تا مگر درماں ہو کچھ اِس ہجر کے آزار کا
ایک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا
جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا
شور کیسا ہے ترے کوچے میں لے جلدی خبر
خون نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

(درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ زندگی

حضرت اقدس کے خود بیان فرمودہ واقعات

قبولیت دعا کا ایک معجزانہ واقعہ

سیدنا حضرت مسیح موعود (اللہ کی بے شمار رحمتیں آپ پر ہوں) تحریر فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ میرے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کی نسبت مجھے خواب میں دکھلایا گیا کہ ان کی زندگی کے دن تھوڑے رہ گئے ہیں جو زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہیں۔ بعد میں وہ یکدفعہ سخت بیمار ہو گئے یہاں تک کہ صرف استخوان باقی رہ گئیں۔ اور اس قدر دبلے ہو گئے کہ چارپائی پر بیٹھے ہوئے نہیں معلوم ہوتے تھے کہ کوئی اس پر بیٹھا ہوا ہے یا خالی چارپائی ہے۔ پاخانہ اور پیشاب اوپر ہی نکل جاتا تھا اور بے ہوشی کا عالم رہتا تھا۔ میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضےٰ مرحوم بڑے حاذق طبیب تھے انہوں نے کہہ دیا کہ اب یہ حالت یاس اور نومیدی کی ہے۔ صرف چند روز کی بات ہے۔ مجھ میں اس وقت جوانی کی قوت موجود تھی اور مجاہدات کی طاقت تھی اور میری فطرت ایسی واقع ہے کہ میں ہر ایک بات پر خدا کو قادر جانتا ہوں اور درحقیقت اس کی قدرتوں کا کون انتہا پا سکتا ہے اور اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں بجز ان امور کے جو اس کے وعدہ کے برخلاف یا اس کی پاک شان کے منافی اور اس کی توحید کے ضد ہیں۔ اس لئے میں نے اس حالت میں بھی ان کے لئے دعا کرنی شروع کی اور میں نے دل میں یہ مقرر کر لیا کہ اس دعا میں تین باتوں میں اپنی معرفت زیادہ کرنا چاہتا ہوں۔ ایک یہ کہ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ کیا میں حضرت عزت میں اس لائق ہوں کہ میری دعا قبول ہو جائے۔ دوسری یہ کہ کیا خواب اور الہام جو وعید کے رنگ میں آتے ہیں اُن کی تاخیر بھی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ تیسری یہ کہ کیا اس درجہ کا بیمار جس کے صرف استخوان باقی ہیں دعا کے ذریعہ سے اچھا ہو سکتا ہے یا نہیں۔ غرض میں نے اس بنا پر دعا کرنی شروع کی۔ پس قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ دعا کے ساتھ ہی تغیر شروع ہو گیا اور اس اثناء میں ایک دوسرے خواب میں میں نے دیکھا کہ وہ گویا اپنے دالان میں اپنے قدموں سے چل رہے ہیں۔ اور حالت یہ تھی کہ دوسرا شخص کروٹ بدلتا تھا جب دعا کرتے کرتے پندرہ دن گذرے تو ان میں صحت کے ایک ظاہری آثار پیدا ہو گئے اور انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ میرا دل چاہتا ہے کہ چند قدم چلوں چنانچہ وہ کسی قدر سہارے سے اُٹھے اور سوٹے کے سہارے سے چلنا شروع کیا اور پھر سوٹا بھی چھوڑ دیا۔ چند روز تک پورے تندرست ہو گئے اور بعد اس کے پندرہ برس تک زندہ رہے اور پھر فوت ہو گئے۔ جس سے معلوم ہوا کہ خدا نے ان کی زندگی کے پندرہ دن پندرہ سال سے بدل دیئے ہیں۔ یہ ہے ہمارا خدا جو اپنی پیشگوئیوں کے بدلانے پر بھی قادر ہے۔ مگر ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ خدا قادر نہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۳ تا صفحہ ۲۵۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

نصرت انڈسٹریل سکول کی تمام طالبات کی اطلاع کے لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ سکول ۱۵ اگست سے کھل چکا ہے اس لیے وہ جلد از جلد حاضر ہوں اور جنہوں نے امتحان دینا ہے ان کے داخلے کی آخری تاریخ ۳۰ اگست ہے لہٰذا پہلے داخلے والی طالبات اور نیا داخلہ لینے والی طالبات بھی آکر اپنا داخلہ کروالیں۔

(ہیڈ مسٹریس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

لائبریرین کی ضرورت ہے

امۃ الحی لائبریری کے لیے ایک لائبریرین کی ضرورت ہے ایف اے یا بی اے پاس خواتین دفتر لجنہ مرکزیہ میں صدر صاحبہ محلہ کی جانب سے تصدیق کے ساتھ درخواستیں بھجوائیں۔ (صدر لجنہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

محترمہ ثریا بیگم اہلیہ چوہدری نظام الدین صاحب آف دیرووال حال فیصل آباد بتاریخ ۱۰ اگست ۱۹۸۴ء بروز جمعۃ المبارک دل کا دورہ پڑنے سے وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور چار لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ صرف ایک بچی شادی شدہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات اور لواحقین اور بچوں کے لیے دعا کریں۔

(حمید احمد خالد۔ انچارج لائبریری جامعہ احمدیہ ربوہ)

مکرم برادرم عبدالعزیز صاحب ابن مکرم دیوان علی صاحب مرحوم چارکوٹ مقبوضہ کشمیر میں ۲۸ اور ۲۹ جولائی کی شب دماغ کی رگ پھٹ جانے سے وفات پاگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

مکرم عبدالعزیز صاحب مرحوم مکرم مولوی نذیر احمد صاحب۔ آف دارالذکر لاہور کے حقیقی چھوٹے بھائی تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور سلسلہ سے بڑی ہی محبت رکھتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ۸ بچے اور ایک بچی بطور یادگار چھوڑے ہیں۔

بزرگانِ سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو بھی صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(صوبیدار عبدالرشید ریٹائرڈ دارالعلوم جنوبی ربوہ)

تحریک جدید کے دفتر دوم کے مجاہدین کو محبوب امام کی نصیحت

"اس دفتر کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو دوست فوت ہو چکے ہیں دفتر دوم کی آئندہ نسلیں ان کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ اس لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے گا اور ان کی قربانیاں جاری رہیں گی۔ تاکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اللہ کے نزدیک وہ فعال شکل میں زندہ نظر آئیں ....."

(وکیل المال اول)

وقفِ جدید کو معلمین کی ضرورت ہے

ایسے مخلص احمدی جو خدمتِ دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں اور وہ بطور معلم وقف جدید جماعتوں میں دینی تعلیم و تربیت کا کام کرنے کے خواہشمند ہوں اور صحت اچھی اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہو۔

ایسے تمام احباب مقامی صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں ۱۵ ستمبر تک وقف جدید کو ارسال فرمائیں۔ درخواست آنے پر انٹرویو کی تاریخ سے مطلع کیا جائیگا۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید ربوہ)

قرارداد تعزیت

مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے نواسے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے لختِ جگر حضرت نواب محمد علی صاحب کے فرزندِ ارجمند اور حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے داماد نواب زادہ مسعود احمد خاں صاحب کی رحلت پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

نوابزادہ مسعود احمد خاں صاحب کی ولادت ۱۹۱۳ء میں ہوئی۔ خاندانی وجاہت اور موروثی امارت کے باوجود مرحوم ایک درویش صفت انسان تھے۔ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم سے آپ کو شغف تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے ایک بچے کو بی ایس سی کروانے کے بعد زندگی وقف کر کے جامعہ میں داخل کیا۔ اس وقت یہ عزیز سلسلہ کے مربی ہیں اور نمایاں خدماتِ سلسلہ بجا لا رہے ہیں۔

محترم نواب صاحب ایک عرصہ سے دل کے عارضہ سے بیمار تھے۔ علاج کے لیے آپ بیرون پاکستان بھی تشریف لے گئے۔ لیکن تقدیر تدبیر پر غالب آئی۔ اور آپ نے ۱۴ جولائی ۱۹۸۴ء صبح چار بجے دائمی اجل کو لبیک کہا۔

ونعم ما قال رَبُّنَا کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِکْرَام

ہم اس موقعہ پر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ، نواب صاحب مرحوم کی بیگم صاحبہ، مکرم صاحبزادہ مودود احمد خانصاحب، مکرم صاحبزادہ منصور احمد خان صاحب، مرحوم کی تین بچیوں محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ، محترمہ امۃ الواسع صاحبہ، محترمہ امۃ الناصر صاحبہ اور آپ کی ہمشیرگان بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب و بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، بیگم صاحبہ بریگیڈیر مبشر احمد صاحب سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لیے دعاگو ہیں۔

اللہ تعالیٰ نواب صاحب مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(ممبران مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

ولادت

خاکسار کے فرزند عزیزم ظفر اقبال کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلی بچی ۳ ۸۴ کو عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ۔ بچی کا نام "عطیہ ظفر" رکھا گیا ہے قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے اور والدین کے لیے قرۃ العین بنائے آمین۔ (محمد صادق خاں۔ چیف سائیکل سٹور رحمت بازار ربوہ)

"دعائے نعم البدل"

میری خالہ جان فرحت ناہید صاحبہ و خالو اشفاق احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی عطا فرمائی تھی جو چودہ روز زندہ رہ کر ۱۴ اگست ۸۴ء کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خالہ جان ابھی پوری طرح صحتیاب نہیں ہوئیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ اور بچی کی جدائی سے غمزدہ ہیں۔

جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے نعم البدل سے نوازے اور صحت و تندرستی عطا فرمائے آمین۔

(نعیم ہاشمی دارالرحمت شرقی ربوہ)

درخواستہائے دعا

میرے برادر اکبر قریشی محمد عبداللہ صاحب بیمار ہیں اور پندرہ روز سے سروسز ہسپتال میں بیہوش پڑے ہیں حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ برادرم موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے آمین

(قریشی منیر احمد)

ہماری خالہ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد سرور صاحب آف شاہین ایگریکلچرل فارم ڈرگ روڈ کراچی کا نشتر ہسپتال ملتان میں پتے کا کامیاب اپریشن ہوا ہے۔

(نیک محمد آفیسر یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ)

- میرے والد مکرم گردہ اور مثانہ میں پتھری کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

(کلیم محمود۔ کنری ضلع تھرپارکر)

- میری اہلیہ چند ماہ سے اعصابی دردوں میں مبتلا ہیں بائیں پہلو اور ٹانگ میں شدید درد رہتی ہے۔

(شیخ محمد علی انبالوی۔ فاروق آباد منڈی)

- میرا چھوٹا بھائی عزیزم نعیم احمد اکثر بیمار رہتا ہے۔

(جمشید منور دارالنصر ربوہ)

- میرے والد مکرم عبدالرحیم خان کچھ عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں

(انوار الحق۔ انوار ایکسٹرنکس ربوہ)

(احباب ان سب کے لیے دعا کریں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریب شادی

خاکسار کے برادر اصغر عزیزم حافظ ناصر محمود سلمہ ابن مکرم محمد شریف صاحب مقیم نیویارک امریکہ (سابق خادم حضرت مرزا البشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ) کی شادی بتاریخ ۹ اگست ۱۹۸۴ء ربوہ میں عمل میں آئی۔

عزیزم کا نکاح ۳۱ جولائی کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم سید احمد علی شاہ صاحب نے مبلغ ۲۵ ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزہ علی الوفاء سلمہا بنت مکرم ملک عبدالحق صاحب اعوان دارالصدر غربی کے ساتھ پڑھا تھا۔

۹ اگست کو مکرم مولوی محمد حسین صاحب کی معیت میں بارات شام پانچ بجے روانہ ہو کر مکرم عبدالحق صاحب کے مکان پر پہنچی جہاں تقریب رخصتانہ ہوئی جس میں مکرم مولوی محمد حسین صاحب نے دعا کرائی اگلے روز ۱۰ اگست کو دعوتِ ولیمہ منعقد ہوئی جس میں خاندانِ حضرت اقدس مسیح موعود کے افراد اور بہت سے دیگر بزرگ احباب نے شمولیت فرمائی۔

احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور جماعت کے لیے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

(طارق محمود جاوید۔ مربی سلسلہ ۱۴ گولبازار ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۲۷ اگست کو ہوگا انشاء اللہ

(۱) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ تعالیٰ ۲۷ اگست ۱۹۸۴ء بروز سوموار بوقت ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا اور انٹرویو کے بعد داخلہ کی سفارش حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں کی جائے گی اور حضور کی آخری منظوری کے بعد داخلہ ہوگا۔

۲۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے اصولاً امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہونا ضروری ہے۔ ایف اے پاس کے لیے زیادہ سے زیادہ عمر ۱۸ سال اور بی اے پاس کے لیے ۱۹ سال کی حد مقرر ہے۔ اگر آپ ان شرائط کو پورا کرتے ہیں تو مقررہ وقت پر انٹرویو کے لیے تشریف لے آئیں۔

(۳) انٹرویو کے وقت سکول یا کالج کے سرٹیفکیٹ کی اصل اور فوٹو سٹیٹ ۲ کاپی اور مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تعارفی چٹھی ساتھ لانا ہوگی۔ تعارفی چٹھی میں امیدوار کی عمر تعلیم (میٹرک کے امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور ڈویژن) کی تصدیق ہو۔

(۴)۔ اخراجات جامعہ احمدیہ:۔ فیس داخلہ صرف ایک دفعہ -/۲۵ روپے رضمانت لائبریری صرف ایک دفعہ -/۳۰ روپے ادا کرنا ہوگا۔

(۵) اخراجات ہوسٹل جامعہ احمدیہ:۔ خرچ خوراک کم و بیش -/۱۵۰ ماہوار پیشگی جمع کروانا ہوگا۔ بستر اور چارپائی کا انتظام طالب علم کو خود کرنا ہوگا۔

(۶) جامعہ احمدیہ کا مخصوص لباس (یونیفارم)

سیاہ ٹوپی (جناح کیپ) سفید قمیض کالر والی (ململ کی تربندوں والی نہ ہو) سفید شلوار سیاہ بوٹ۔ پی ٹی کا یونیفارم داخلہ کے بعد جامعہ احمدیہ کی ہدایت پر طالب علم کو خود بنانا ہوگا۔

(۷)۔ داخلہ کے بعد ہوسٹل جامعہ میں رہائش رکھنے والے ضرورت مند واقفین زندگی میٹرک۔ ایف اے۔ پاس طالب علم کو مبلغ -/۱۸۰ روپے ماہوار اور بی اے ایم اے پاس اور غیر پاکستانی طالبعلم کو -/۲۰۵ روپے ماہوار تک اور ہوسٹل سے باہر مگر پر رہنے والے طالب علم کو -/۹۰ روپے ماہوار تک وظیفہ دیا جا سکتا ہے۔ جس کا فیصلہ داخلہ کے بعد طالب علم کی درخواست پر بورڈ کرے گا

(۸) وظیفہ حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ طالب علم فارم درخواست وظیفہ اور فارم معاہدہ وظیفہ -/۴ روپے کا اسٹام) پُر کر کے دے۔ اور یہ ضروری بھی نہیں کہ وظیفہ ہر طالب علم کو دیا جائے۔ بلکہ اخراجات کا زیادہ سے زیادہ بوجھ ان کے والدین یا سرپرست کو خود برداشت کرنا ہوگا۔

(۹)۔ داخلہ کے بعد گھر جانے کی اجازت نہ ہوگی کیونکہ داخلہ کے ساتھ ہی باقاعدہ پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ اس لیے فارم داخلہ وغیرہ پُر کر کے ساتھ لانا ہوگا۔ اور ۶ عدد پاسپورٹ سائز تصاویر ٹوپی کے ساتھ دینا ہوگی۔

(۱۰)۔ فارم داخلہ جامعہ احمدیہ اور انٹرویو کے لیے چٹھی امیدواروں کو بذریعہ ڈاک بھی بھجوائی جاتی ہے۔

(۱۱) انٹرویو کے وقت ذہانت کا پرچہ ہوگا۔ اس لیے قلم ساتھ لائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

نیک کام پوشیدہ طور پر اور علانیہ طور پر بھی بجالاؤ

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"..... غرض خدا نے جو اپنے کلام میں فرمایا: سرًّا و علانیۃً۔ یعنی پوشیدہ بھی خیرات کرو۔ اور دکھلا دکھلا کر بھی۔ ان احکام کی حکمت اس نے خود فرما دی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ نہ صرف قول سے لوگوں کو سمجھاؤ۔ بلکہ فعل سے بھی تحریک کرو کیونکہ ہر ایک جگہ قول اثر نہیں کرتا۔ بلکہ اکثر جگہ نمونہ کا بہت اثر ہوتا ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۶۲ تا صفحہ ۶۳)

(ناظر اصلاح و ارشاد)

محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصینِ جماعت کی پیشکش

۱۔ مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع نواب شاہ رحمان آباد باندھی معہ افراد خاندان	-/۲۵۰۰
۲۔ " چوہدری بشیر احمد ولد چوہدری بوٹے خاں صاحب " " " "	-/۵۰۰
۳۔ " منجانب میر حسن صاحب مرحوم از بچگان خورد " " " "	-/۵۰۰
۴ " قادر بخش پسر میر حسن مرحوم " " " "	-/۵۰۰
۵۔ " مولیٰ بخش پسر " " " معہ برادر خدا بخش صاحب " " "	-/۵۰۰
۶۔ " بیگم صاحبہ میر حسن صاحب مرحوم " " "	-/۵۰۰
۷۔ " ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب رحیم آباد براستہ لاکھا لڈو سندھ " "	-/۵۰۵
۸۔ " ڈاکٹر بشیر احمد صاحب بٹ کنڈیارو سندھ	-/۱۰۰۰
۹۔ " عبدالحمید صاحب بٹ " "	-/۱۰۰۰
۱۰۔ " بشیر احمد صاحب بٹ " "	-/۵۰۰
۱۱۔ " شریف احمد صاحب " "	-/۵۰۰
۱۲۔ " ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب معہ افراد خاندان قاضی احمد سندھ	-/۱۶۰۰
۱۳۔ " عبداللطیف و محمد رفیق پسران محمد یعقوب صاحب سیکرٹری تحریک جدید قاضی احمد سندھ معہ افراد خاندان	-/۱۰۰۰
۱۴۔ " منجانب حاجی قمرالدین صاحب مرحوم از صلاح الدین صاحب قمر چانڈیو قمر آباد د مورو سندھ	-/۱۰۲۵
۱۵۔ " ڈاکٹر فقیر محمد صاحب محمود " "	-/۱۶۷۵
۱۶۔ " عبدالہادی صاحب " "	-/۶۵۰
۱۷۔ " حاجی کریم بخش صاحب " "	-/۱۶۵۰
۱۸۔ " چوہدری محمد اسلم صاحب۔ گوٹھ سردار محمد ضلع نواب شاہ سندھ	-/۶۳۲
۱۹۔ " خان نذر محمد خان صاحب معہ والدین و اہل و عیال گوٹھ شیر محمد خاں نواب شاہ سندھ	-/۱۰۰۰
۲۰۔ " چوہدری شمس الدین صاحب سیکرٹری مال گوٹھ شاہدین ضلع نواب شاہ سندھ	-/۵۵۰
۲۱۔ " چوہدری غلام رسول صاحب " " " "	-/۵۰۰
۲۲۔ " چوہدری محمد سلیم صاحب ولد چوہدری نور الدین صاحب نواب شاہ سندھ	-/۵۰۰
۲۳۔ " چوہدری فرزند علی صاحب معہ بیگم و بچگان سکرنڈ سندھ	-/۵۰۰
۲۴۔ " چوہدری عبدالحق صاحب اینڈ سنز معہ افراد خاندان سکرنڈ سندھ	-/۵۰۱
۲۵۔ " چوہدری غفور احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ سکرنڈ سندھ	-/۵۱۵
۲۶۔ " مستری بشیر احمد صاحب معہ افراد خاندان سکرنڈ سندھ	-/۵۰۰
۲۷۔ " چوہدری غلام قادر صاحب معہ افراد خاندان " "	-/۵۰۰
۲۸۔ " ملک جلال الدین صاحب مورو سندھ	-/۵۲۵
۲۹۔ " چوہدری غلام رسول صاحب معہ افراد خاندان قادر آباد نواب شاہ سندھ	-/۵۴۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ کو سرسبز و شاداب بنانے کے لئے ایک خصوصی پروگرام جاری فرمایا تھا۔ اس پر پروگرام کے تحت گلشن احمد (نرسری) کا بھی قیام عمل میں لایا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب نرسری میں مختلف قسم کے پودے ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں۔ چونکہ برسات کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ اس لئے اہالیان ربوہ کی خدمت میں التماس ہے کہ ربوہ کو سرسبز و شاداب اور خوبصورت بنانے کی مہم میں بھرپور حصہ لیں اور گلشن احمد (نرسری) سے حسب خواہش سستے داموں پودے حاصل کر کے اپنے گھروں اور ماحول کو خوبصورت بنائیں۔

(صدر تزئین ربوہ کمیٹی)

اعلانِ نکاح

عزیزہ امۃ الباسط سلمہا بنت مکرم عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ کراچی کا نکاح عزیزم مبشر احمد بٹ سلمہ کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی نے بتاریخ ۱۲ اگست ۱۹۸۴ء احمدیہ ہال میں قبل از نماز جمعہ پڑھایا اور دعا کرائی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لیے اور سلسلہ احمدیہ کے لیے بابرکت بنائے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے آمین۔

(شریف احمد وڑائچ۔ لیاقت آباد کراچی)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

تمام مجالس اطفال یکم تا ۷ ستمبر ہفتہ وصولی منائیں اور اس ہفتہ میں سو فی صد وصولی کی کوشش کریں۔ اس ہفتہ کی رپورٹ ۱۵ ستمبر تک مرکز کو ارسال کریں نیز وصول شدہ رقوم بھی جلد از جلد مرکز کو ارسال کریں۔ جزاکم اللہ۔

(سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

کیا آپ!

• چندہ عام • حصہ آمد

• چندہ جلسہ سالانہ

ادا فرما چکے ہیں؟

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

یہی وقت خدمت گزاری کا ہے!

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہ ہوگا۔"

(وکیل المال اوّل)

واللہ خیر الرازقین

بروز اتوار ۲۶ اگست کو باقاعدہ افتتاح - انشاء اللہ تعالیٰ -
بعد نماز عصر ۵½ بجے

CASH AND CARRY
SHOPPING CENTRE

کیش اینڈ کیری شاپنگ سنٹر ربوہ
(راجہ مارکیٹ کالج روڈ)

ہر قسم کا سامان، پنساری، ہوزری، سٹیشنری، کاسمیٹکس، گارمنٹس، چوڑیاں، کراکری، کھلونے و دیگر اشیائے ضرورت وغیرہ کا بہترین
(مرکز)

بالمقابل جامعہ احمدیہ راجہ مارکیٹ

پروپرائیٹرز۔ میر لئیق محمود طاہر اینڈ برادرز
پسران میر مبشر احمد طاہر آف پسرور

بفضلِ ربّی
پک اینڈ پے سنٹر کا
افتتاح ہو چکا ہے

لیڈیز اینڈ جینٹس گھڑیاں، گارمنٹس، سوٹنگ، شرٹنگ، پرفیومز کے علاوہ ہر قسم کی ورائٹی موجود ہے۔ کرم فرماؤں سے التماس ہے کہ تشریف لا کر خدمت کا موقع دیں

شکریہ!

پک اینڈ پے سنٹر ربوہ
PICK & PAY
CENTRE RABWAH.

مکان برائے فروخت

ایک کوٹھی رقبہ دو کنال واقعہ دارالصدر غربی جس میں پانچ بیڈروم ڈرائنگ ڈائننگ روم کچن سٹور روم چار باتھ روم فلش سسٹم وسیع برآمدہ سوئی گیس ٹھنڈے اور گرم پانی کی لائنیں اور ٹیوب ویل موجود۔ برائے فروخت ہے۔

رابطہ کے لیے
مسعود نیازی فون ۴۵۸

خدمت میں ایک اور قدم آگے!

مفت معائنہ اور مشورہ

اب ہمارے میڈیکل سٹور پر صبح ۸ تا ۱۲، اور شام ۵ تا ۸ بجے، تجربہ کار ایم بی بی ایس ڈاکٹر کی خدمات میسر ہیں۔ اہالیان ربوہ کیلئے ڈاکٹر صاحب یکم ستمبر تک مفت مشورہ اور معائنہ فرمائیں گے:

میاں میڈیکل سٹور - اقصیٰ روڈ - ربوہ

اشرف گلاس ہاؤس

ہر قسم کا عمارتی شیشہ، فرنچی شیشہ اور آئینہ ارزاں نرخوں پر دستیاب ہے

نیز عمدہ فریمنگ اور شیشہ فٹنگ کے لیے تشریف لائیں

پروپرائیٹر
محمد اشرف طاہر: کالج روڈ
اقصیٰ چوک ربوہ